مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمۃ القرآن

انسانی جان کی حرمت

قولہ تعالیٰ؛(من اجل ذلک کتبنا علی بنی اسرائیل انہ من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا) (المائدۃ؛ ۳۲)

ترجمہ:۔ اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پہ یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد پھیلانے والا ہو قتل کرڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کردیا اور جو شخص کسی ایک کی جان بچائے' اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کردیا''

قارئین کرام! مذکورہ آیت سے قبل آیات میں حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں کا واقعہ ذکر ہوا ہے۔جس میں قابیل نے روئے زمین پر اپنے بھائی ہابیل کو ناحق قتل کرکے خون بہایا۔ یہ زمین میں پہلا قتل تھا۔اس وجہ سے دنیا میں جو قتل بھی ظلما ہوتا ہے (قاتل کے ساتھ) اس کے خون ناحق کا بوجھ آدم علیہ السلام کے اس پہلے بیٹے قابیل پر بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کا کام کیا۔

اس قتل ناحق کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسانی جان کی حرمت اور قدر و قیمت واضح کرنے کے لیے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل فرمایا کہ جس نے ایک انسان کو ناحق ظلم کے طور پر قتل کیا گویا کہ اس نے پوری انسانیت کو قتل کر دیا اور جس نے ایک جان کو بچا لیا گویا اس نے پوری انسانیت کو زندگی بخش دی۔

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں خون کی کتنی اہمیت اور تکریم ہے اور یہ اصول صرف بنی اسرائیل کے لیے نہ تھا بلکہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق بھی یہ اصول ہمیشہ کے لیے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قتل انسانی کو سنگین جرم قرار دیا ہے اور قاتل کو سخت ترین وعید سنائی ہے۔جیسا کہ سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(ومن قتل مومنا متعمدا فجزاءہ جھنم خالدافیھا و غضب اللہ علیہ و لعنہ واعدلہ عذابا عظیما) (النساء۹۳)

ترجمہ؛ وہ شخص جو مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔

باقی صفحہ نمبر (70) پر

ترجمۃ الحدیث

زادراہ حلال ہونا چاہیے

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا خرج الحاج حاجا بنفقۃ طیبۃ ووضع رجلہ فی الغرز فتاوی لبیک اللھم لبیک ناداہ مناد من السماء لبیک و سعدیک زادک حلال و راحلتک حلال و حجک مبرور غیر ما زور و اذا خرج بالنفقۃ الخبیثۃ فوضع رجلہ فی الغرز فنادی لبیک ناداہ مناد من السماء ولا لبیک ولا سعدیک زادک حرام و نفقتک حرام و حجک مازور غیر ماجور (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

ترجمہ؛ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ایک شخص حج کرنے کیلئے پاکیزہ مال لے کر نکلتا ہے اور رکاب میں پاؤں رکھتا ہے اور لبیک اللھم لبیک کی آواز لگاتا ہے تو آسمان سے آواز آتی ہے لبیک و سعدیک ۔تیرا زادراہ حلال ہے۔ تیری سواری حلال ہے تیرا حج قبول ہے آپ پر کوئی بوجھ نہیں۔اور جب کوئی شخص حرام مال لے کر حج کیلئے جاتا ہے اور رکاب میں پاؤں رکھتا ہے اور لبیک اللھم لبیک کی آواز لگاتا ہے تو آواز آتی ہے لا لبیک ولا سعدیک تیری حاضری قبول نہیں تیرا زادراہ حرام ہے خرچہ حرام مال کا ہے اور تیرا حج قبول نہیں۔

قارئین کرام؛ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ حاجی کے حج کی قبولیت کیلئے جہاں یہ ضروری ہے کہ وہ شرک کا ارتکاب نہ کرے بدعات سے اجتناب کرے اور ہر قسم کی اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سے اپنے آپ کو بچائے اور سنت کے مطابق حج کا فریضہ ادا کرے وہاں یہ بھی انتہائی ضروری ہے کہ اس کا زادراہ حلال اور پاکیزہ مال سے ہو۔اگر اس کا خرچ حرام مال کا ہے تو پھر اس کا حج اور یہ سفر اللہ کے ہاں قطعی قابل قبول نہیں۔ بلکہ یہ سفر اس کے لئے وبال جان ہے۔صرف حج کی عبادت کے لئے رزق حلال کی شرط نہیں بلکہ تمام عبادات اور دعاؤں کی قبولیت کی اولین شرط ہے کہ انسان کا رزق حلال اور پاکیزہ ہو۔ وگرنہ اس کی کوئی عبادت اور دعاء اللہ کے ہاں قبول نہیں۔جیسا کہ مندرجہ ذیل سے ثابت ہوتا ہے

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاایھا الناس ان اللہ لا یقبل الاطیبا وان اللہ امر المومنین بما امر بہ المرسلین فقال یاایھا الرسل کلو امن الطیبات

باقی صفحہ نمبر (70) پر